حکیم محمد سعید (ہمدرد)

جوانِ امروز
بہ تعمیرِ جہاں خیز!

لوحِ دنیا پر دائمی تحریر اُن ہی افراد نے رقم کی ہے کہ جنہوں نے علم و عمل کے ارتباط اور جہدِ مسلسل اور سعیِ پیہم کو بدرجۂ کمال اہمیت دی۔ صفحۂ ارض پر رفعتوں اور عظمتوں کے شمس و قمر ان ہی اقوام و ملل نے روشن کئے ہیں کہ جنہوں نے اپنی خودی کا احترام کیا اور اپنے نظریۂ حیاتِ ملی کے تحفظ کو اپنا ایمان بنایا ہے۔ اور اس حقیقت کا ادراک کیا ہے کہ ایمان اساس نصر ہے۔ کرۂ زمین پر سرِ افتخار اُن ہی افراد و امم کا بلند ہوا ہے۔ کہ جنہوں نے ادب و اخلاق، احترامِ انسان اور اکرامِ آدمی کو حاصلِ زندگانی قرار دیا۔ یہ معمارِ اخلاق ہی تھے کہ جو شمعِ علم روشن کر کے تعمیرِ جہاں کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہزار سال تک اس شمع کی روشنی سے سارے جہاں کو منوّر و درخشاں رکھا۔ ایسے معمارِ اخلاق آج کہاں ہیں؟ کہاں کھڑے ہیں؟ وہ روشن شمعِ علم کہاں ہے؟ کس کے ہاتھ میں ہم نے دے دی ہے۔؟

غضب کی تاریکی چھائی ہے! انسان کو انسان نظر نہیں آرہا ہے، آدمی کو انسان ہونا میسّر نہیں ہے۔ احترام و اکرامِ باہمی رخصت ہوا ہے اور علم و عالم سے محبت شاذ! تعلیم اور تحصیلِ علم سے تعلق کم یاب! خودی عنقا اور اخلاق غائب!

یہ غضب کی تاریکی کہ جس نے پوری ملّت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، محتاجِ شمع ہے! یہ تمہارے انتظار میں ہے کہ تم اس شمع کو روشن کر کے اپنے جہان کو ہی نہیں سارے جہاں کو روشن کر دو کہ یہ خوفناک تاریکی چھٹ جائے۔

جوانِ امروز! وقت اور سمندر کی لہر کسی کا انتظار نہیں کرتے۔ قانونِ فطرت اور دستورِ قدرت غافلوں اور کاہلوں کا حامی نہیں ہے۔ ہم سے پہلے قومیں اس لئے نابود ہوئیں کہ انہوں نے ایمان اور فکر و عمل کی ہم آہنگی کو ضروری نہ جانا۔ اخلاق و کردار کی اہمیت کو انہوں نے نظر انداز کیا اور وقت کے تقاضوں کو نہ سمجھا۔ علم و عالم کی وہ قدرداں نہ ہوئیں۔ اور تعمیرِ جہاں کے لئے ان کے نوجوان کمربستہ نہ ہوئے۔

جوانِ امروز!

- کیا تم نے بھی شبِ تار کو ہمیشہ کے لئے قبول کر لیا ہے۔؟
- کیا تمہارے لئے بھی سپیدۂ سحر میں اب کوئی کشش نہیں رہی۔؟

باقی صفحہ ۳۶ پر